اصلاح وتربیت میں حضرت تھانویؒ کے مواعظ کی اہمیت

مولانا محمد رضوان عابد
جامعہ دار العلوم الاسلامیہ لاہور

زبان و بیان کے ذریعے لوگوں کو تذکیر، تنذیر اور وعظ و نصیحت کرنا، یہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا خاص مقصد رہا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی وعظ و نصیحت کے تذکرے موجود ہیں، لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صراحتاً ان الفاظ میں حکم دیا گیا:

﴿ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتى هى احسن﴾(۱)

آپ اپنے رب کی راہ کی طرف علم کی باتوں اور اچھی نصیحتوں کے ذریعے سے بلایئے اور (اگر بحث آن پڑے تو) اچھے طریقے سے کیجئے (کہ اس میں شدت وخشونت نہ ہو)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث علماء ہر دور میں اس فریضے کو نبھاتے رہے۔ انہی نفوس قدسیہ میں ایک حضرت تھانویؒ بھی ہیں۔ حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہٗ کو حق تعالیٰ نے جو علمی و عملی کمالات عطا فرمائے اور تقویٰ کے بلند مقام پر فائز فرمایا، وہ کسی صاحب نظر سے مخفی نہیں ہے۔ اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کاملہ اور امور دینیہ کی خاص فہم و فراست سے نوازا اور اصلاح امت کے ساتھ جو پیغمبرانہ شغف اور اصلاح کی آسان تدبیریں منجانب اللہ آپ کو عطا ہوئیں وہ ایسی چیز ہے جو اس امت میں خاص خاص لوگوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔ آپ کی تصانیف، مواعظ اور ملفوظات کے مطالعہ سے ہزاروں انسانوں نے اپنی زندگیوں کا رخ موڑا اور اپنی زندگیوں میں ایسا انقلاب برپا کیا کہ دیکھنے والے حیران اور ششدر رہ گئے۔

نصف صدی کے گزرنے کے باوجود آج بھی حضرت والاؒ کے مواعظ اور ملفوظات میں ایک خاص تاثیر ہے۔ اس خاص تاثیر اور برکت کا مشاہدہ حضرت والاؒ کے زمانے سے لے کر آج تک صرف عام عوام ہی نہیں بلکہ خواص اور اکابر علماء ومشائخ نے کیا اور اس کا اظہار بھی کیا اور اس بات کی گواہی دی کہ اصلاح وتربیت میں حضرت والا کے مواعظ اور ملفوظات

اکسیر کا درجہ رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت والاؒ کے متوسلین اور متعلقین کے دل میں یہ بات ڈالی کہ ان مواعظ اور ملفوظات کو قلمبند کیا جائے اور حضرت والاؒ سے نظر ثانی کروا کر ان کو شائع بھی کیا جائے۔ چنانچہ تقریباً چار سو کے لگ بھگ مواعظ قلمبند کیے گئے اور سوائے چند کے سب شائع بھی ہوئے اور کئی ضخیم جلدوں میں حضرتؒ کے ملفوظات جمع کیے گئے۔ ذیل کی سطور میں ان مواعظ و ملفوظات کی جو اہمیت خود حضرت والاؒ کی نظر میں اور دیگر حضرات کے ہاں ہے، ان میں سے چند اقتباسات پیش کیے جائیں گے۔

طریقۂ وعظ: ......سب سے پہلے تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حضرت والاؒ کا طریقۂ وعظ کیا تھا؟ اس ضمن میں ڈاکٹر عبدالحیؒ عارفیؒ فرماتے ہیں:

''حضرتؒ کے وعظ کے فرمان کا یہ طریقہ تھا کہ خطبۂ ماثورہ کے بعد کلام اللہ کی کوئی ایک آیت یا کوئی حدیث شریف تلاوت فرماتے اور پھر اس کی تشریح کے لئے کئی کئی گھنٹے تک تقریر فرماتے۔ بعض کئی کئی ہزار آدمیوں کا مجمع ہوتا تھا۔ سامعین میں ہر طبقے کے لوگ ہوتے، اہل علم، اہل باطن، موافق و مخالف، خواص و عوام، انگریزی تعلیم یافتہ، جج، وکلاء، تجارت پیشہ، دفتری لوگ، شہری، دیہاتی، بوڑھے، جوان، بچے سب طرح کے لوگ ہوتے اور حضرت کا اندازِ تخاطب ایسا دلکش اور دلنشین ہوتا کہ ہر شخص یہ سمجھتا کہ میرے دل کی بات کہہ رہے ہیں۔'' (۲)

حضرتؒ اور آپ کے مواعظ کی مقبولیت کی جہاں دیگر وجوہات ہیں۔ منجملہ ان میں اخلاص کی ایک جھلک یہ بھی ہے کہ ہر وعظ کے شروع میں سامعین کی تعداد مذکورہ ہوتی ہے۔ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں صرف ایک گھنٹے کا وعظ کہا اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ صرف ۴۰، ۵۰ آدمیوں میں حضرتؒ چار چار، پانچ، پانچ گھنٹے وعظ فرماتے رہے۔ آج کل واعظین کی طرح نہیں کہ اگر مجمع زیادہ ہو تو ٹھیک ورنہ ناسازیٔ طبع کا بہانہ کر کے جلد رخصت ہو جاتے ہیں۔ ہمیں حضرت والاؒ کے اس طرز عمل سے نصیحت پکڑنی چاہیے۔

بہر حال یہ تو مواعظ کا تعارف تھا اب ذرا حضرت والاؒ کے ملفوظات کے بارے میں سید سلیمان ندویؒ کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں:

> ''حضرت حکیم الامت کے ملفوظات کا سلسلہ تقریباً ساٹھ مجلات اور رسائل میں مدون ہوا ہے اور ان میں سے ہر ایک ان کی نظر سے گزار کر چھاپا گیا ہے اور جن میں سے اکثر حسن العزیز (الافاضات الیومیہ) وغیرہ ناموں سے چھپا ہے، ان ملفوظات میں بزرگوں کے قصے، سنجیدہ لطیفے، قرآن و حدیث کی تشریحات، مسائل فقہ کے بیانات، سلوک کے نکتے، اکابر کے حالات، طالب علموں کے لئے ہدایات و تنبیہات، آداب و اخلاق کے نکات، اصلاحِ نفس و تزکیہ کے جذبات وغیرہ اس خوبی اور خوش اسلوبی سے درج ہیں کہ اہل شوق کے دل و دماغ دونوں اس آبِ زلال سے سیراب ہوتے ہیں۔ (۳)

حضرت والاؒ کے مواعظ اصلاح وتربیت میں کیا اہمیت رکھتے ہیں، قبل اس کے کہ ہم مستفیدین کے تاثرات بیان کریں، خود صاحب مواعظ سے معلوم کرتے ہیں کہ یہ مواعظ روحانی ترقی، صفائی قلوب اور اصلاحِ ظاہر وباطن میں کیا درجہ رکھتے ہیں؟

مواعظ کی اہمیت حضرت تھانویؒ کے ہاں:...... ارشاد فرمایا: ''میرے مواعظ کو بکثرت مطالعہ میں رکھنا چاہئے اور اوراد وظائف تو برکت کے واسطے ہیں مگر اصلاح ان سے نہیں ہوسکتی اور ضرورت ہے اصلاح کی، اس لئے میرے مواعظ بکثرت مطالعہ میں رکھئے۔ مگر مواعظ کے دیکھنے کا اہتمام زیادہ کیجئے۔ میں اکثر دوستوں کو اس کا مشورہ دیا کرتا ہوں۔ تجربہ سے معلوم ہوا کہ یہ مطالعہ مواعظ کا اصلاح کے لئے بے حد مفید ہے۔'' (۴)

مزید ارشاد فرمایا:...... ''میں اپنے دوستوں کو اکثر مشورہ دیا کرتا ہوں کہ روزانہ میرے مواعظ دیکھا کریں۔ ان میں اللہ کے فضل سے سب کچھ ہے، تجربہ سے ثابت ہوا کہ مواعظ کے دیکھنے سے لوگوں کو بے حد نفع ہوا...... جہاں اور کاموں کے وقت مقرر ہیں، اس کے لئے بھی ایک وقت مقرر کرلیں، وہ پندرہ منٹ ہی ہوں مگر ہو روزانہ۔ ان شاء اللہ بہت جلد نفع ہوگا اور بہت زیادہ ہوگا۔ وعظ بڑے کام کی چیز ہیں، کام کی سب باتیں ان میں موجود ہیں، لوگ قدر نہیں کرتے، حالانکہ وہ بڑے قدر کی چیز ہیں، لیکن اگر کوئی دیکھے ہی نہیں تو اس کا کیا علاج؟'' (۵)

مندرجہ بالا ملفوظ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حکیم الامتؒ کس درد، فکر اور کڑھن سے مواعظ کے مطالعے کی طرف توجہ اور ترغیب دلا رہے ہیں۔ یقیناً حضرت والاؒ نے ان مواعظ کی اصلاح وتربیت میں تاثیر کا خود اپنی نظروں سے مشاہدہ فرمایا ہوگا۔ جیسا کہ اس کے شواہد بھی موجود ہیں کہ اللہ رب العزت نے حضرت والاؒ ہی کے دور میں بے شمار لوگوں کو ان مواعظ کے ذریعے ہدایت عطا فرمائی۔ حتیٰ کہ بعض لوگ تو ایسے بھی تھے کہ جو مغربی تہذیب، بے راہ روی اور ہندوانہ رسم ورواج کے شکار ہو چکے تھے۔ لیکن ان مواعظ کی برکت سے ان کی ایسی کایا پلٹی کہ حضرت والاؒ کے مجازِ طریقت بن گئے۔

مواعظ کے مطالعہ کا نفع مند طریقہ:...... ایک سالک کے استفسار پر حضرت والاؒ مواعظ کے مطالعہ کا طریق نافع بھی بتلاتے ہیں۔

''مواعظ کے مطالعے کے وقت دو امر کا خیال نافع ہے ایک یہ کہ ان میں کون کون سی برائیاں لکھی ہیں جو ہم میں ہیں ان کے ازالہ کی فکر کریں اور کون کون سی خوبیاں لکھی ہیں جو ہم میں نہیں، ان کی تحصیل کی فکر کریں۔'' (۶)

اس طریقے سے اگر مواعظ کا مطالعہ کیا جائے تو ان شاء اللہ پڑھنے والا خود اپنے اندر تبدیلی محسوس کرے گا اور یقیناً اسے بہت فائدہ ہوگا۔

علماء ومشائخ کے ہاں مواعظ کی اہمیت:...... اگر ان تمام حضرات کے تاثرات جمع کیے جائیں تو شاید ایک کتاب تیار ہوجائے، اس لئے بخوفِ طوالت صرف چند حضرات کے اقتباسات نقل کیے جاتے ہیں:

عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحئی عارفیؒ لکھتے ہیں:

"میں صاحبان ذوق وطلب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ حضرت حکیم الامتؒ کے مواعظ وملفوظات کا خود مطالعہ فرمائیں اور پھر خود اپنے تاثرات کی منفعت اور فکر ونظر کی لذت کا اندازہ لگائیں۔ مطبوعہ مواعظ میں بھی ایسی جاذبیت ہے کہ ایک دفعہ پڑھنا شروع کیا جائے تو درمیان میں چھوڑنا مشکل ہوتا ہے، جی چاہتا ہے کہ کسی طرح ختم ہی نہ ہو...... آپ حضرتؒ کے مواعظ ضرور پڑھیں، ان میں مسلمانوں کی صلاح وفلاح دارین کے لئے بہت مضامین ہیں، ہر وعظ ایک مستقل تصنیف ہے جن لوگوں کو قرآن وحدیث، شریعت اور طریقت کا علم حاصل کرنے کا موقع نصیب نہیں ہے، جو تاریخ اسلام اور حالات سلف سے ناواقف ہیں، ان کو ان مواعظ سے سب ہی کچھ ملے گا...... غرضیکہ تمام عالمگیر اور ہمہ گیر معلومات اگر حاصل کرنی ہیں تو آپ کم از کم حضرتؒ کے چالیس وعظوں کا غور وفکر کے ساتھ مطالعہ کریں، مجھے اپنے ذاتی تجربہ سے یہ یقین ہے کہ ان شاء اللہ پھر آپ تمام دوسری کتابیں پڑھنے سے بے نیاز ہو جائیں گے۔ (۷)

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

"حضرتؒ کے مواعظ پڑھئے تو اندازہ ہوگا کہ حضرتؒ نے دین کے ہر شعبہ پر کس قدر مصلحانہ اور مجددانہ گہری نظر ڈالی ہے اور ان میں جو غلط فہمیاں اور گمراہیاں پیدا ہوگئی تھیں ان کو کس قدر حُسن وخوبی کے ساتھ رفع کرنے کی تدابیر بتائی ہیں...... میں نے چند خاص خاص باتوں کی طرف آپ کی توجہ اس لئے مبذول کرائی ہے کہ آپ اس دور کے مجدد ومصلح امت کے مواعظ پڑھیں اور اپنے عقائد واعمال کا جائزہ لیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔" (۸)

مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیعؒ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت تھانویؒ کے مواعظ میں یہ برکت رکھی ہے کہ ان کے پڑھنے سے تجربہ شاہد ہے کہ تقوی پیدا ہو جاتا ہے۔ حضرت تھانویؒ کے مواعظ قصد السبیل، تعلیم الدین وغیرہ کا فرصت کے وقت گھر جا کر مطالعہ کرو اور اپنے محلّہ کی مسجد میں حیاۃ المسلمین کو تھوڑا تھوڑا پڑھ کر سناؤ۔ اگر کسی نے میری اس نصیحت پر عمل کیا تو ان شاء اللہ کامرانی ہی کامرانی ہے۔" (۹)

حضرت مولانا مفتی عبد القادرؒ شیخ الحدیث دار العلوم کبیر والا فرماتے ہیں:

"بھائی! میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ حضرت تھانویؒ کے مواعظ بھی پڑھا کرو، حقیقت یہ ہے کہ حضرتؒ کے مواعظ میں بڑے علوم ہیں، پڑھ کے دیکھو ان شاء اللہ آنکھیں کھل جائیں گی، ان میں ایسے حقائق ودقائق ہیں، یہ عربی زبان میں ہوتے تو غزالیؒ اور رازیؒ کے علوم کے برابر ہوتے۔" (۱۰)

مواعظ کے بارے میں غیروں کے تاثرات:...... حضرت تھانویؒ کے وعظ میں علماء، فضلاء، حکماء، امراء، شعراء، وکلاء، غرضیکہ ہر طبقے کے لوگ شمولیت کرتے تھے۔ اپنے تو خیر ہوتے ہی تھے غیر بھی حضرت والاؒ کے مواعظ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے تھے۔ چند تاثرات کا اندازہ حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب کے درج ذیل اقتباس سے لگایا

جاسکتا ہے:

''بڑے بڑے معزز عہدہ داروں اور انگریزی دانوں کو خود احقر نے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ''ہم نہیں سمجھتے تھے کہ مولویوں میں بھی ایسے واعظ ہیں جو ہر بات کو دلائل منطقی و عقلی سے ثابت کردیں۔'' اور اس کے تجربہ کا بھی احقر کو بارہا اتفاق ہوا ہے کہ حضرت والاؒ کے مطبوعہ مواعظ سن کر نہ صرف مسلمانوں پر بلکہ بڑے بڑے طبقہ کے تو تعلیم یافتہ، ہندوؤں، عیسائیوں اور شیعوں پر بھی بے حد اثر ہوا ہے۔'' (۱۱)

حضرتؒ کے مطبوعہ مواعظ عام طور پر بڑے متکبرین، ملحدین، انگریزی خواں طبقہ، ہندو، دھریے، عیسائی، نیچری بھی بڑی دلچسپی سے پڑھتے۔ بعض شیعہ ذاکر، حضرتؒ کے مواعظ خواجہ مجذوبؒ کے ذریعے منگواتے اور ان سے فائدہ اٹھا کر اپنی مجلسوں کو خوب گرم کرتے۔ بعض واعظین نے چند مواعظ کو حفظ کیا ہوا تھا، انہی کو قریہ بقریہ سنا سنا کر نذرانے بٹورتے اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ (۱۲)

دور حاضر میں دین پر استقامت سے عمل پیرا ہونے کے لئے نیک صحبت انتہائی ضروری ہے۔ حضرت تھانویؒ صحبت اہل اللہ کو اس زمانہ میں فرض عین قرار دیتے ہیں۔ لیکن ہر شخص کو ایسی صحبت کا میسر آجانا دشوار ہے۔ اس لئے حضرتؒ کے مواعظ حسنہ نیک صحبت کا بہترین نعم البدل ہیں۔ جیسا کہ خود حضرت تھانویؒ بھی ایسے لوگوں کو یہی مشورہ دیا کرتے تھے۔

مندرجہ بالا سطور اسی غرض سے لکھی گئی ہیں کہ ہم مواعظ و ملفوظات کے مطالعہ کا معمول بنائیں، بندہ نے اپنے اساتذہ سے حضرت تھانویؒ کا یہ ملفوظ بھی سنا ہے کہ ''جس شخص نے میرے چالیس مواعظ اصلاح کی غرض سے پڑھ لئے، ان شاء اللہ اس کی اصلاح ہوجائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اصلاح کی فکر اور ان سب باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ وما علینا الا البلاغ

حواشی:......(۱) النحل: (۱۳۵)......(۲) مآثر حکیم الامت (ص: ۳۵۲) ڈاکٹر عبدالحئی عارفیؒ، مطبوعہ: ادارۂ اسلامیات، ۱۹۸۶ء لاہور......(۳) ایضاً (۳۶۷)......(۴) الافاضات الیومیہ، ملفوظات حکیم الامتؒ (۲۷۴/۷)، مطبوعہ: المکتبۃ الاشرفیہ لاہور......(۵) ایضاً (۵۵،۵۴/۸)......(۶) تربیت السالک، مولانا اشرف علی تھانویؒ (۴۲۹/۱)، مطبوعہ: مکتبہ زکریا کراچی، ۱۹۸۲ء......(۷) مآثر حکیم الامتؒ (۳۶۵)......(۸) ایضاً (۳۴۴،۳۵۳)......(۹) یادگار باتیں، مولانا محمد اسحاق ملتانی (۱۹۴)، مطبوعہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان......(۱۰) جواہر حکیم الامت مرتب: صوفی محمد اقبال قریشی (۱۵/۴)، مطبوعہ: ادارۂ تالیفات ملتان......(۱۱) اشرف السوانح: مرتب خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ (۶۸/۱)، مطبوعہ ادارۂ تالیفات اشرفیہ ملتان، ۱۴۰۶ء......(۱۲) تفصیل کے لئے دیکھئے، ایضاً (۶۲/۱ تا ۸۴)

☆......☆......☆